قرۃ العین حیدر کا شمار ان افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے جنہوں نے اردو ادب میں افسانے کو ایک نئ جہت بخشی۔ انہوں نے اپنی کہانیوں میں اونچے طبقے کی تہذیب کی عکاسی کی ہے اور ان کے شب و روز کو اپنے مشاہدہ کی باریک بینی کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ افسانہ ''نظارہ درمیاں ہے'' میں انہوں نے کرداروں کو بڑی خوبصورتی سے پیش کیا ہے اور پھر ان کے ذریعہ کہانی کو آگے بڑھایاہاے۔

''نظارہ درمیاں ہے'' میں قرۃ العین حیدر نے اپنے معاشرہ میں پائے جانے والے طبقاتی تقاضات کو موضوع بنایا ہہے۔ چونکہ قرۃ العین حیدر کی ابتدائی تعلیم انگریزی اسکولوں میں ہوئی اس لئے انہوں نے زبان و ادب کی مشرقی روایاتک ے ساتھ مغرب کی فنی روایتوں سے تخلیقی سطح پر استفادہ کیا۔ اس افسانے میں انہوں نے دونوں تہذیبوں کو ایک ہی کینوس پر بڑی خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔ افسانہ تین کرداروں پر مشتمل ایک مثلث ہے جس میں معاشرتی اونچ نیچ کی دیواریں نظر آتی ہیں اور ہمیشہ کی طرح جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے اصول کے تحت امیروں کی طرف سے غریبوں کا استحصال دکھایا گیا ہے۔ عنوان کی معنویت کے حوالے سے افسانہ ایک صحیح تور پیش کرتا نظر آتا ہے کیونکہ پیروجا کے وجود کے ختم ہو جانے کے بعد بھی اس کے ہونے کا احساس ختم نہیں ہوتا ہے اور تارابائی کی آنکھوں کی بدولت وہ میاں بیوی کے درمیان ہمیشہ باقی رہتا ہے۔

''نظارہ درمیاں ہے'' مشرقی اور مغربی روایات کا حسین امتزاج ہے۔ قرۃ العین حیدر نے صرف اردو زبان کی شگفتگی کو برقرار رکھا ہے بلکہ انہوں نے انگریزی زبان کا جابجا استعمال کیا ہے جس سے افسانہ کا حسن مزید نکھر آیا ہے۔ افسانہ محض ایک کہانی پیش نہیں کرتا بلکہ یہ ایسے تلخ حقائق پر مبنی ہے جو ہمارے معاشرے کی تمام تلخ حقیقتوں سے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

خورشید کا کردار برمحل ہے اور اس کردار کی مکمل عکاسی پڑھنے کے بعد ہوتی ہے کہ انسان اچھائی اور برائی کا مرکب ہے۔ یہ افسانہ ایک ایسے درمیانی طبقے سے تعلق رکھنے والے شخص کی کہانی ہے جو وظیفہ حاصل کرکےٹریننگ کرنے کی غرض سے فرانس جاتا ہے اور وہاں اس کی دوستی ایک پارسی لڑکی سے ہوتی ہے۔ پیروجا سے اس کی دوستی موسیقی

کے شغف کی وجہ سے ہوتی ہے۔ خورشید اس دوستی کو غالباً محبت کا نام دیتا ہے اور شادی کرنے کا وعدہ بھی کرلیتا ہے۔ لیکن وطن کی واپسی پر اسے ملازمت نہیں ملتی ہے اور ایک ایسی خاتون سے شادی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے جو امیر گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ حالات سے سمجھوتا کرلیتا ہے اور اپنی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کوئی بھی جدوجہد نہیں کرتا ہے۔

ضرورت کی ایسی شادیاں بعد میں انسان کے ضمیر کو جھنجھوڑتی رہتی ہیں۔ اس بدقسمت شخص کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس کی بیوی ہر پل اس سے عشق کرتی ہے مگر وہ دیوانگی کے عالم میں تارابائی کو جس میں پیروجا کی آنکھیں لگی ہیں، دیکھتا ہے۔

الماس بیگم کا کردار

الماس بیگم کا کردار مرکزی حیثیت کا حامل ہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ افسانہ شاید اسی کردار کو مد نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ وہ ایک عزت دار دولتمند اور عزت دار خاندان سے تعلق رکھتی ہے جس کا زیادہ تر وقت ہیئر ڈریسر اور بیوٹی سیلون میں گزرتا ہے۔ اس کے پاس ایک سے بڑھ کر ایک ساڑھیاں، رنگ برنگے نیکلس اور گہنے الماریوں میں بھرے پڑے ہیں۔ وہ ایک انتہائی شکی مزاج عورت ہے جو حد سے زیادہ حساس اور خود غرض فطرت رکھتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس وہ انتہائی زمانہ شناس ہے۔ اس کا مزاج انتہائی تیز ہے۔ وہ ایک خوبصورت شوہر کی بیوی ہے اور سوسائٹی میں اس کے شہور کی بہت مقبولیت ہے۔ یہ چیز اس کی محبت پر بہت گراں گذرتی ہے۔ اسی لئے وہ اپنے شوہر پر بے جا پابندیاں عائد کر رکھتی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بہت زیادہ حاسد عورت ہے۔ جب اس پر اپنے شوہر خورشید عالم کا پیروجا سے تعلق ظاہر ہوتا ہے تو یہ بات اس کے لئے شدید حسد اور جلن کا باعث بنتی ہے۔ اس وجہ سے وہ اپنے شوہر پر کڑی نگرانی کرنا شروع کردیتی ہے۔

الماس کا شمار ان خواتین میں ہوتا ہے جن کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ الماس خورشید کے لیے ایک محسن ثابت ہوتی ہے کیونکہ وہ ایک بے روزگار آدمی ہے۔ ان دونوں کی شادی ایک سمجھوتا ہے جس میں دونوں فریق اپنے اپنے مفاد سے بندھے ہیں۔ لیکن ظاہری طور پر اس میں بھی الماس کا پلا بھاری نظر آتا ہے۔

الماس کو طنزیہ گفتگو میں مہارت حاصل ہے۔ وہ جب بھی کسی دوسری عورت سے بات کرتی تو اس کے شوہر کے حوالے سے اس کو طنز و تنقید کا نشانہ بناتی۔ لہٰذا اس کی دوستی صرف اپنے مراتب کی عورتوں تک محدود ہے۔ اس کے باوجود ایک انتہائی دور اندیش عورت ہے جو آنے والے حالات سے نبرد آزما ہونے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرلیتی ہے۔ پیروجا سے دوستی اس کی اس دور اندیشی کا نتیجہ ہے کیونکہ وہ جان لیتی ہے کہ پیروجا ہی اس کے شوہر کی پہلی منگیتر ہے۔ پیروجا کے معاملہ میں وہ بیک وقت احساس کمتری اور احساس برتری کا شکار ہوتی ہے۔ اسے خوف ہے کہ کہیں وہ عورت اس سے اس کے خاوند نہ چھین لے اور اس خوف کی وجہ سے وہ اپنے خاوند کو پیروجا سے نہ ملنے دیتی ہے۔ وہ بے حد چالاکی کا

مظاہرہ کرتے ہوئے خورشید کو پیرو جا کی حالت زار سے آگاہ نہیں کرتی ہے۔ الماس ہی بڑی حد تک پیرو جا کی حالت کی ذمہ دار ہے اور اپنے احساس برتری کی بنا پر اس سے پر و جا کی زندگی کو نیست و نابود کر دیتی ہے۔

خورشید عالم کا کردار

قرۃ العین حیدر نے افسانہ "نظارہ درمیاں ہے" مین خورشید عالم کے احساسات کو لفظی جامہ پہنایا ہے اور اس کردار کو اس پیرائے میں ڈھلنے پر مجبور کیا۔ انسان خواہشات کا مجموعہ ہے۔ اس کے دل میں ہر روز خواہشات کا جنم ہوتا ہے اور یہ اس کی فطرت ہے کہ اسے کوئی نہ کوئی سہارا چاہیے۔ بس یہی خورشید کے ساتھ ہوتا ہے۔ پیروجا سے اس کی دوستی آہستہ آہستہ محبتمیں تبدیل ہوتی جاتی ہے۔

خورشید عالم طبقاتی کشمکش کا شکار ہے جو اپنے معاشی حالات سے مجبور ولاچار ہے۔ اگر ہم اس کی زندگی پر سرسری سی نظر ڈالیں تو ہمیں یہ مادیت پسند، مطلب پسند و مفاد پرست، منافقت پر مبنی شخصیت نظر آتا ہے کیونکہ اس پر یہ الزام عائد ہوتا ہے کہ وہ پیروجا جیسی ذہین لڑکی کے جذبات کا قتل کرتا ہے۔ مگر اگر ہم اس سوچ کو تھوڑی سی وسیع کریں تو ہمیں یہ احساس ہونے لگے گا کہ یہ سارا قصور خورشید کا ہی نہیں۔ وہ اس لئے کہ اس کی کئی مجبوریاں ہوتی ہیں۔

انسان سب سے زیادہ کمزور اس وقت ہوتا ہے جب معاشرہ اس کے پیروں میں لالچ کی بیڑیاں ڈال دیتا ہے۔ اس طرح وہ دو کشتیاں کا سوار بن جاتا ہے۔

پیروجا دستور کا کردار

پیروجا دستور ایک پارسن لڑکی ہے جس کے والدین وفات پا لیتے ہیں اور اس کی پرورش اس کے مفلوک الحال چچا اور چچی کرتے ہیں۔ اس کا طویل عرصے تک پیرس میں قیام رہتا ہے جہاں وہ پیانو کی تعلیم حاصل کرتی ہے اور وہیں پر اس کی ملاقات خورشید عالم سے ہوتی ہے جو پہلے دوستی اور پھر محبت میں بدل جاتی ہے۔ پیروجا کا تعلق ایک متوسط گھرانے سے ہے۔ لہٰذا وہ حسن و سادگی کا ایک مرقع ہے۔ اس کا شمار ایسے لوگوں میں کیا جاسکتا ہے جو اپنی غیر تہذیب کی چکا چوند روشنیوں میں رہتے ہوئے بھی روایتوں سے بیگانہ نہیں ہوتے اور اپنی معاشرے کے تحت اپنے شب و روز بسر کرتے ہیں۔ اس کی آنکھیں بہت حسین ہیں اور شاید خورشید عالم اس کی نرگسی خوبصورت آنکھوں کا اسیر ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بقول پیروجا کی آنکھیں، جگنو، شہاب ثاقب اور ہیرے جواہرات جیسی ہیں۔

پیروجا ایک ماہر پیانسٹ ہے اور کانونٹ کالج میں بھی اس کی وجہ شہرت ہے۔ جب وہ پیانو بجاتی تو خورشید عالم وائلن پر اس کا ساتھ دیتا۔ یہ محض شوقیہ ہے اور اس میں کوئی پروفیشنل نہیں ہے۔ وہ ہر طرح اپنی زندگی سے مطمئن نظر آتی ہے۔

وطن کی واپسی پر ایک محفل میں اس کی ملاقات الماس سے ہوتی ہے جو کہ خورشید عالم کی منگیتر ہے۔ اور وہ ایک مخلص دوست کی حیثیت سے اس سے دوستی کر لیتی ہے۔ پیروجا پر الماس کی حقیقت کھولنے کے بعد اس کی زندگی ویران اور مفلوج ہو جاتی ہے۔ الماس بذات خود اس کے بارے میں خورشید عالم سے غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے اس کے دل میں وسوسے اور شکوک پیدا کر دیتی ہے جس سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ خورشید ہی اس کی کسمپرسی کی حالت کا ذمہ دار ہے۔

غرضیکہ "افسانہ (نظارہ درمیاں ہے)" فصاحت و ابلاغت کا عمدہ نمونہ ہے۔ بعض اوقات بلاغت سادگی کی بجائے پیچیدہ اور طول بیانات کا روپ دھارے نظر آتی ہے۔ لیکن قاری افسانے میں اس قدر کھو جاتا ہے کہ وہ ان باتوں کو

نظر انداز کر دیتا ہے۔ یہ افسانہ قرۃ العین حیدر کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے آگے چلتا ہے۔ افسانہ "نظارہ درمیاں ہے" برجستگی اور روانی کا مرقع ہے۔ یہ افسانہ لطافت سے بھرپور ہے جو قاری کے ذہن میں اپنے نقوش چھوڑ ہی جاتا ہے۔